

کتاب شناسی

عیون اخبار الرضا (ع)

سید رمیز الحسن موسوی*

srhm2000@yahoo.com

شیعہ کتب حدیث میں ایک اہم کتاب ”عیون اخبار الرضا (ع)“ ہے کہ جس کے مؤلف چوتھی صدی ہجری کے ممتاز شیعہ عالم دین شیخ صدوق علیہ الرحمہ ہیں۔ عربی زبان میں لکھی جانے والی یہ کتاب آٹھویں امام حضرت علی ابن موسی الرضا علیہ السلام کے حالات اور احادیث کا ایک اہم مجموعہ ہے۔ شیخ صدوق کی دوسری کتب کے علاوہ یہ کتاب بھی حدیث اور سیرت کے اہم ترین منابع میں شمار ہوتی ہے۔

مؤلف کتاب

اس کتاب کے مؤلف شیخ صدوق علیہ الرحمہ ہیں کہ جن کا مذکورہ کتب حدیث کے تعارف کے سلسلے ”شیعہ محدثین اور ان کی کتب حدیث“ کے ضمن میں ہو چکا ہے۔ (*) (لیکن یہاں انتہائی اختصار کے ساتھ شیخ صدوق کے حالات کو دوبارہ تحریر کیا جاتا ہے تاکہ مذکورہ کتاب کا تعارف بہتر انداز میں کرایا جاسکے۔ محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی المعروف ”شیخ صدوق“ ۳۰۵ھ میں قم کے ایک علمی و مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ بعض روایات کے مطابق شیخ صدوق کی تاریخ پیدائش ۳۰۶ھ اور ۳۰۷ھ ذکر ہوئی ہے۔ شیخ صدوق کی ولادت کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی دعا سے متولد ہوئے ہیں۔ شیخ صدوق کا گھرانہ قم کا ایک مذہبی اور علمی گھرانہ سمجھا جاتا تھا، ان کے والد علی بن حسین بن بابویہ قمی اپنے وقت کے مشہور فقہاء اور علما میں سے تھے۔

*۔ مدیر مجلہ سہ ماہی ”نور معرفت“ نور الہدیٰ مرکز تحقیقات (نت) بھارہ کھو، اسلام آباد
**۔ ”نور معرفت“، شمارہ سلسل (۶)

اُس زمانے میں اگرچہ بہت سے علما اور محدثین قم میں موجود تھے، لیکن زہد و تقویٰ اور علم و عبادت کی وجہ سے دینی مرجعیت کی ذمہ داری علی بن بابویہ کے کاندھوں پر ڈالی گئی تھی۔ اُن کی قم کے بازار میں ایک چھوٹی سی دکان تھی جس سے وہ اپنا گذر بسر کرتے اور رزق حلال کماتے تھے اور دن کے اوقات میں کچھ گھنٹے اپنے ہی گھر میں علم و فقہت کی تدریس بھی کرتے اور احکام دین اور احادیث اہل بیت اطہار کی تبلیغ فرماتے تھے۔

شیخ صدوق دنیائے اسلام کی ایک نمایاں علمی شخصیت ہیں جو اسلامی علوم کے مختلف شعبوں میں علم و فضل کے عنوان سے پہچانے جاتے ہیں اور بے شمار علمی کتابوں کے مصنف ہیں۔ چونکہ اُنہوں نے ائمہ اطہار علیہم السلام کا قریبی زمانہ دیکھا ہے اور اہل بیت اطہار کی احادیث و روایات کو جمع کر کے بہت سی نفیس کتابیں یادگار چھوڑی ہیں جس کی وجہ سے اُن کی کتب حدیث کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ شیخ صدوق نے تقریباً بیس سال سے زیادہ عرصہ تک اپنے والد بزرگوار شیخ علی بن بابویہ کے حضور زانوئے تلمذتہ کیے ہیں اور اس دوران اپنے والد کے علاوہ قم میں موجود بہت سی دوسری علمی شخصیات سے بھی کسب فیض کیا ہے۔ جب اُن کے والد گرامی نے اس دار فانی کو الوداع کہا تو اُن کی عمر اس وقت ۲۲ یا ۲۳ سال تھی۔ والد کے بعد اہل بیت اطہار علیہم السلام کے علوم اور احادیث کی نشر و اشاعت کی ذمہ داری شیخ صدوق کے دوش پر آ پڑی جسے اُنہوں نے اپنی بے پناہ استعداد اور علمی و معنوی صلاحیت کی وجہ سے بطور احسن پورا کیا۔ (1)

شیخ صدوق کے بعد آنے والے تمام علمائے حدیث و رجال نے اُن کے علمی مقام و منزلت کا اعتراف کیا ہے اور اُن کے علم حدیث میں مقام و خدمات کی تعریف کی ہے:

شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۴۶۰ھ) اُن کی علمی و معنوی شخصیت کے بارے میں لکھتے ہیں: ”وہ ایک جلیل القدر عالم دین اور احادیث کے حافظ تھے۔ احوال و رجال سے مکمل طور پر آگاہ تھے سلسلہ احادیث میں ایک ماہر نقاد شمار ہوتے تھے، قم کے بزرگان میں احادیث کے حفظ اور معلومات کی کثرت کے اعتبار سے اُن جیسا کوئی نہیں تھا۔ اُنہوں نے تقریباً تین سو کتابیں یادگار چھوڑی ہیں۔“ (2)

علم رجال کے ماہر نجاشی (متوفی ۴۵۰ھ) اُن کے بارے میں لکھتے ہیں: ”ری میں ساکن ابو جعفر (شیخ صدوق) خراسان میں شیعوں کی نمایاں شخصیت ہیں؛ وہ بغداد بھی گئے ہیں اگرچہ وہ جوانی کی عمر میں تھے اس کے باوجود سبھی شیعہ بزرگ اُن سے استماع حدیث کرتے تھے، اُن کی بہت زیادہ کتابیں ہیں۔“ (3)

تالیفات

مختلف اسلامی علوم و فنون میں شیخ صدوقؒ کی تالیفات اُن کے علم و فضل کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ خصوصاً علم حدیث میں شیخ صدوق کا نام شیعہ محدثین میں سرفہرست سمجھا جاتا ہے۔ شیخ صدوق کی تالیفات کو ایک ہزار سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن اب بھی اُن میں ویسی ہی علمی تازگی ملتی ہے جیسی خود شیخ کے زمانے میں تھی۔ حتیٰ ہر زمانے میں شیخ کی کتابوں کے بغیر کوئی شخص نہ تو فقہ میں درجہ اجتہاد پر پہنچ سکتا ہے اور نہ ہی دوسرے علوم و فنون میں علم کے درجات طے کر سکتا ہے۔ شیخ صدوق کی کتابوں کی مختصر فہرست یہ ہے:

۱۔ من لایحضرہ الفقیہ (4)	۲۔ مدینۃ العلم	۳۔ کمال الدین و تمام النعمہ
۴۔ التوحید	۵۔ الخصال	۶۔ معانی الاخبار
۷۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام	۸۔ الامالی	۹۔ المقنع فی الفقہ

عیون اخبار الرضا (علیہ السلام)

ابو جعفر شیخ صدوقؒ (۳۰۵-۳۸۱ھ) کی یہ کتاب عربی زبان میں ہے جو امام رضا علیہ السلام کی احادیث اور حالات کے بارے میں ہے۔ کتاب ”عیون اخبار الرضا“ کا شمار شیعوں کی معتبر کتب حدیث میں ہوتا ہے۔ یہ کتاب بھی شیخ صدوقؒ کی دوسری کتابوں کی طرح انتہائی قدر و منزلت رکھتی ہے۔ اس کتاب میں بہت سے شیعہ عقائد کی وضاحت کی گئی ہے اور اس لحاظ سے اس کتاب کو بہت قدر و منزلت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ شیخ صدوقؒ نے اس کتاب میں امام رضا علیہ السلام کے فرامین اور اس زمانے کے دوسرے علما کے ساتھ کئے گئے علمی مناظرات کو نقل کر کے بہت ہی اہم اسلامی عقائد کو پیش کیا ہے۔ اسی طرح اس کتاب میں بہت سے فقہی موضوعات کے بارے میں بھی احادیث نقل ہوئی ہیں۔ اس کتاب میں پیش کئے گئے علمی مطالب کو دیکھ کر ممتاز عالم اور فلسفی میر دامادؒ نے جو شعر کہے ہیں، اُن سے اس کتاب کی علمی و دینی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے:

عیون أخبار الرضا صیقل تجلو عن القلب صداء الكرب

لم یبذل للدهر نظیر الہا لناظر فی الشرق والغرب
وکل فن فی أسالیبها یکفیک وتخلیة السراب
کالشبس من نور الہدی مشرق بالسلم یقضی وطر القلب (5)

ان اشعار کا مفہوم کچھ یوں ہے:

”عیون اخبار الرضا“ ایک ایسی شفاف کتاب ہے جو قلب انسان کو شفا بخشتی ہے۔ شرق و غرب میں کسی بھی زمانے میں کسی بھی دیکھنے والے نے اس جیسی کتاب نہیں دیکھی۔ اس کتاب میں ہر وہ علم ہے جو تم چاہتے ہو اور یہ تمہیں بے نیاز کرنے کے لئے کافی ہے۔ یہ کتاب حیرت انگیز طور پر خورشید کی طرح نور ہدایت پھیلاتی ہے اور دل کی آرزوئیں بھرتی ہے۔

عیون اخبار الرضا کی وجہ تالیف

شیخ صدوقؒ نے یہ کتاب اپنے زمانے کے ایک شیعہ حاکم اور وزیر صاحب بن عباد دلیلی کے کتابخانے کو ہدیہ کرنے کے لئے لکھی تھی۔ صاحب بن عباد امام رضا علیہ السلام کی مدح میں کچھ اشعار کہتا ہے اور یہ اشعار شیخ صدوقؒ کو ہدیہ میں پیش کرتا ہے لہذا شیخ صدوقؒ بھی اس کے جواب میں یہ کتاب تالیف کر کے اُسے ہدیہ کرتے ہیں۔ شیخ صدوقؒ اس کتاب کے مقدمے میں کتاب تالیف کرنے کا مقصد اور سبب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اما بعد قال ابو جعفر محمد بن علی بن الحسين بن موسى بن بابويه القمي الفقيه مصنف هذا الكتاب رحمة الله عليه: وقع تصيدتان من قصائد صاحب الجليل كافي الكفاة ابي القاسم اسماعيل بن عباد----- الخ“ (6)

یعنی: حمد و ثناء کے بعد اس کتاب کا مصنف ابو جعفر علی بن الحسين بن موسى بن بابويه القمي عرض پرداز ہے کہ صاحب الجلیل کانی الكفاة ابي القاسم اسماعيل بن عباد اطال اللہ بقائه وادام دولته و نعمائه و سلطانه کے دو قصیدے میرے سامنے پیش کیے گئے، جن میں امام ہشتم ضامن غریباں حضرت امام علی رضا کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ تو میں نے ان قصائد سے متاثر ہو کر یہ کتاب تالیف کی ہے۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ محترم صاحب بن عباد کے خزانہ معمورہ کے لیے

اس سے بہتر تحفہ ممکن نہیں ہے اور خود محترم صاحب بن عباد علوم اہل بیت کے شیدائی ہیں اور ان کی ولایت سے تمسک رکھتے ہیں اور ان کی اطاعت کو فرض جانتے ہیں اور ان کی امامت پر یقین رکھتے ہیں اور ان کی ذریت کا احترام کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ ان کے احسانات کا سلسلہ شیعیان اہل بیت تک ہمیشہ جاری و ساری رہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب کے ذریعہ سے میں ان کے احسانات کا بدلہ چکا سکوں گا اور ان کی خدمت گزاری میں مجھ سے جو کمی واقع ہوئی ہے، اس کتاب کے ذریعہ اس کی تلافی کر سکوں گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں عدل و انصاف کی توفیق مرحمت فرمائے اور اس کے ذریعہ سے خدا کا کلمہ بلند و بالا ہو، اللہ تعالیٰ انہیں نیکی و بھلائی کی توفیق عطا فرمائے۔

صاحب بن عباد کے قصیدے کے چند شعر

جناب صاحب الجلیل اسماعیل بن عباد نے امام رضا علیہ السلام کے حضور ہدیہ پیش کرتے ہوئے عرض کیا ہے:

یا سائرًا زائرًا لی طوس مشہد طہرو ارض تقدیس
سرزمین طوس کی طرف سفر کرنے والا زائر، وہ سرزمین جو کہ ایک طاہر کا مقام شہادت ہے اور جو پاکیزہ ترین سرزمین ہے۔

أبلغ سلامی الرضا وحط علی اکرم رمس لخیبر مرموس
وہاں پہنچ کر رضا کو میرا سلام پہنچانا، وہاں اس مکرم قبر پر جانا جہاں مکرم ترین فرد مدفون ہے۔

واللہ واللہ حلقۃ صدرت من مخلص فی الولاء مغبوس
بخدا اولائے آل محمد میں یہ شخص قسم کھا کر کہتا ہے

إنی لو کنت مالکاً إربی کان بطوس الفناء تعریس
اگر میں خود مختار ہوتا تو اپنے گھر بار کو چھوڑ کر طوس کی جانب تیزی سے چلا جاتا

وکنت أمضی العزیم مرتحلاً منتسفا فیہ قوۃ العیس
تو میں تیز رفتار اونٹوں کی سی قوت سے جانب طوس روانہ ہو جاتا

لبشہد بالذکاء ملتحف وبالسناء والثناء مأنوس
میں اس شہر شہادت کی جانب سفر کرتا جس میں عقل مخلوط ہو چکی ہے اور تیز روشنی اور تعریف سے
مانوس ہے۔

یاسیدی وابن سادق ضحکت وجوہ دھری بعقب تعبیس
اے میرے سردار اور سرداروں کے فرزند! آپ کی وجہ سے ترش روئی کے بعد میرے زمانہ کے چہرے
مسکرائے۔

لہا رأیت النواصب اتکتست رایاتہافی زمان تنکیس
(اس مسکراہٹ کی وجہ یہ ہے کہ) میں نے نواصب کے پرچموں کو سرنگوں ہوتے ہوئے پایا ہے۔ (7)

کتاب کی اہمیت

ہماری کتب حدیث میں ”عیون اخبار الرضا“ کو ایک خاص مقام حاصل ہے اور یہ کتاب اپنے بعد لکھی
جانے والی بہت سی دوسری کتب حدیث کے منابع میں سے شمار ہوتی ہے۔ مثلاً ”بحار الانوار“ میں علامہ
مجلسی نے اس کتاب سے کافی روایات نقل کی ہیں۔ اس کتاب کی اہمیت اور مقام کی بہت سی وجوہات ہیں
جن میں سے چند ایک کی طرف یہاں اشارہ کیا گیا ہے۔

عیون اخبار الرضا کے مضامین اور عناوین:

”عیون اخبار الرضا“ ایک مقدمے اور ۶۹ ابواب پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب بہت سے شیعہ عقائد کی شرح اور
وضاحت کے لحاظ سے خاصی اہمیت رکھتی ہے۔ شیخ صدوق نے مختلف فرقوں اور مذاہب کے علماء اور
دانشوروں کے ساتھ امام رضا علیہ السلام کے کلامی مناظرات وباحث کو نقل کر کے آئندہ نسلوں کے لئے
بہت بڑا کلامی ذخیرہ فراہم کیا ہے۔

اس کتاب کا ایک اہم ترین موضوع ”عصمت انبیاء“ ہے۔ اس موضوع پر جتنی بھی احادیث اس کتاب
میں نقل ہوئی ہیں وہ عصمت انبیاء کے عنوان سے بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ اگر اس کتاب میں
یہ روایات و احادیث نقل نہ ہوتیں تو عصمت کے باب میں ائمہ طاہرین علیہم السلام کے بہت سے معارف
پوشیدہ رہ جاتے اور علم کلام میں ہمارے پاس ”عصمت“ کا باب تشنہ رہ جاتا۔ امام رضا علیہ السلام نے مامون

اور دوسرے علماء کی طرف سے ”عصمت انبیاء“ کے متعلق اٹھائے گئے سوالات اور شبہات کا ثانی جواب دے کر ایک اہم کلامی مسئلے کی وضاحت فرمائی ہے۔

اس کتاب میں کلامی و اعتقادی مسائل کے ساتھ ساتھ بہت سے تاریخی مسائل کو بھی پیش کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب تاریخ کے باب میں ائمہ اطہار علیہم السلام اور مذہب شیعہ کے واضح نظریات اور موقف کو پیش کرتی ہے۔ اس کتاب کے ابواب میں ذکر ہونے والے معارف کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

- ۱۔ امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کی سیرت اور تاریخ سے متعلق روایات۔ (باب ۵۵ تا ۵۷)
- ۲۔ امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کے مامون الرشید کی خلافت کے دوران دوسرے مسالک اور فرقوں کے علماء اور دانشوروں سے مناظرات۔ (مثلاً باب ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶)
- ۳۔ امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کی زبان مبارک سے منقول اپنے آباء و اجداد کی احادیث اور روایات۔ (باب نمبر ۱۶ تا ۳۰)

۴۔ امام رضا علیہ السلام کے آباء و اجداد کے اپنے اپنے زمانے کے علماء سے مناظرات۔ اس کتاب کے چند باب بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ مثلاً:

- الف: وہ ابواب جن میں ائمہ اثنا عشر کے بارے میں ائمہ اطہار کی جانب سے نصوص کا تذکرہ ملتا ہے۔
- ب: وہ باب جس میں امام رضا علیہ السلام نے توحید کے بارے میں اہم معارف بیان فرمائے ہیں۔ اس باب میں شیعوں کے بعض مخالفین کے گمراہ کن پروپیگنڈے کا جواب دیا گیا ہے کہ جو شیعوں پر حلول، تجسیم اور دوسرے کفر پر مبنی عقائد کی تہمتیں لگاتے ہیں۔
- ج: مختلف اسلامی و غیر اسلامی فرقوں اور مذاہب کے علماء کے ساتھ امام رضا علیہ السلام کے مناظرات پر مبنی ابواب۔

د: امام اور امامت کی علامتوں اور خصوصیات کے متعلق ابواب کہ جن میں امامت کی بنیادی خصوصیات ذکر کی گئی ہیں۔ اسی طرح امامت اور تشیع کی حقیقت مبنی باب بھی خاصی اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ اس میں غالیوں اور مفوضہ کارڈ اور ابطال پیش کیا گیا ہے۔

ع: وہ باب جس میں ایمان کی حقیقت و معنی بیان کیا گیا ہے۔

ع: وہ باب جس میں امام رضا علیہ السلام کے معجزات اور کرامات کا ذکر ملتا ہے جن میں امام کی پیشگوئیاں اور بعض افراد کے اسرار بیان ہوئے ہیں۔ اسی طرح ایک باب میں امام علیہ السلام کی زیارت سے متعلق اہم روایات ذکر ہوئی ہیں۔

خلاصہ یہ کہ اس کتاب کی بہت زیادہ خصوصیات ہیں جس کی وجہ سے یہ کتاب اپنے زمانہ تالیف سے لے کر آج تک علماء اور دانشوروں کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔

”عیون اخبار الرضا“ کے مختلف زبانوں میں ترجمے

کتاب عیون اخبار الرضا کے فارسی میں بہت سے ترجمے کئے گئے ہیں اسی طرح ایک اردو ترجمہ بھی موجود ہے۔ یہاں چند فارسی اور ایک اردو ترجمے کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

فارسی ترجمے:

- ۱۔ ترجمہ محمد صالح بن محمد باقر قزوینی۔
- ۲۔ ترجمہ سید جلیل میرزا ذبیح اللہ بن میرزا ہدایہ اللہ۔
- ۳۔ ترجمہ مولیٰ علی بن طیفور بسطامی۔
- ۴۔ ترجمہ سید علی بن محمد بن اسد اللہ امامی۔
- ۵۔ ترجمہ شیخ محمد تقی بن محمد باقر اصفہانی المعروف آقا نجفی اصفہانی۔
- ۶۔ ترجمہ عیون اخبار الرضا بنام کشف النقاب۔
- ۷۔ ترجمہ بنام ”برکات المشہد المقدس“۔
- ۸۔ عیون کا ایک فارسی ترجمہ ۱۲۴۵ ہجری میں مشہد مقدس کے ایک فاضل عالم دین نے کیا ہے۔ یہ ترجمہ سید محمد بن سید دلدار علی نقوی نصیر آبادی کے حکم پر کیا گیا تھا۔
- ۹۔ ترجمہ علامہ مجلسی، یہ ترجمہ کتاب کے بعض حصوں پر مشتمل ہے، جس میں خطبہ توحید امام رضا علیہ السلام اور چند دوسرے موضوعات شامل کئے گئے ہیں۔

اُردو ترجمہ

”عیون اخبار الرضا“ کا اُردو ترجمہ ۱۴۲۱ھ میں جناب محمد حسن جعفری صاحب نے کیا ہے جو اکبر حسین جیونی ٹرسٹ کراچی کی طرف سے شائع ہوا ہے۔

”عیون اخبار الرضا“ کی شرحیں

اس کتاب کی اہمیت اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ دوسری کتب حدیث کی مانند اس کتاب پر بھی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں۔

۱۔ شرح علی اصغر بن سید حسین حکیم بن سید علی شوشتری

۲۔ شرح محمد علی حزین بن شیخ ابوطالب زاہدی گیلانی

۳۔ شرح سید نعمت اللہ جزائری

۴۔ شرح مولیٰ ہادی بنابی

۵۔ شرح خطبۃ الرضا نوشتہ حسن بن علی گومر قراچہ دانی

کتاب عیون اخبار الرضا علیہ السلام کی مختلف ایڈیشن

اس کتاب کے مختلف ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں سے بعض فارسی ترجمے اور عربی متن کے ساتھ شائع ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض کو ہم یہاں ذکر کرتے ہیں:

۱۔ قم میں ”انتشارات پیام علمدار“ کی طرف سے ۱۴۲۸ھ ہجری میں ”عیون اخبار الرضا“ کا پہلا ایڈیشن آقا نجفی اصفہانی کے ترجمے کے ساتھ ۲ جلدوں میں شائع ہوا ہے۔

۲۔ تہران کے ادارے انتشارات جہان نے ۱۳۷۸ شمسی میں ”عیون اخبار الرضا“ ۲ جلدوں میں شائع کی ہے۔

۳۔ بیروت کے مشہور اشاعتی ادارے ”مؤسسہ علمی کی طرف سے ۱۴۰۴ھ ہجری میں اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۲ جلدوں میں شائع ہوا ہے۔

۴۔ قم کے مشہور پبلشر ”انتشارات شریف رضی“ کی طرف سے بھی ۱۳۷۸ شمسی میں یہ کتاب ۲ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ یہ اشاعت بھی مفید تحقیقی حواشی کے ساتھ چھپی ہے۔

۵۔ یہ کتاب اُردو زبان میں کراچی کے ادارے اکبر حسین حیوانی ٹرسٹ کی جانب سے جناب محمد حسن جعفری صاحب کے ترجمے کے ساتھ ۲ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

حوالہ جات

- 1۔ دائرۃ المعارف تشیح، ج ۱، ص ۳۰۵
- 2۔ شیخ طوسی، الفہرست، ص ۲۳۷
- 3۔ نجاشی، رجال نجاشی، ص ۳۸۹
- 4۔ اس کتاب کا تفصیلی تعارف نور معرفت کے شمارے میں گذر چکا ہے۔
- 5۔ استفادہ از ویب سائٹ تبیان
- 6۔ شیخ صدوق: مقدمہ، عیون اخبار الرضا، ج ۱، ص ۱۱، قم، انتشارات الشریف الرضی، ۱۳۷۸ ش
- 7۔ مقدمہ عیون اخبار الرضا (اُردو ترجمہ)، ص ۴۴، کراچی، اکبر حسین حیوانی ٹرسٹ